خبروں کا جائزہ (جنوبی ایشیا)

12/10/2026

امریکہ اور اس کے کٹھ پتلی حکمران محمد بن سلمان کے ساتھ اتحاد سے دستبرداری کے وقت محض تردید کافی نہیں

7 اکتوبر 2026 کو نیویارک ٹائمز نے رپورٹ کیا: "پاکستانی فوج کے ایک اعلیٰ عہدیدار نے، جنہوں نے آپریشنل معاملات پر بات کرنے کے لیے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر گفتگو کی، بدھ کے روز کہا کہ حوثیوں کے خلاف حملوں میں پاک فضائیہ کے لڑاکا طیارے استعمال کیے جا رہے ہیں۔"

https://www.nytimes.com/2026/10/07/world/middleeast/saudi-arabia-airports-houthis.html

یہ بات عیاں ہے کہ امریکی 'ڈیپ اسٹیٹ' (پوشیدہ ریاستی ڈھانچہ) پاکستان کے حکمرانوں کو اس وقت تک شرمندہ کرتی رہے گی اور ان پر دباؤ ڈالتی رہے گی جب تک کہ وہ یمن میں مسلمانوں کے خلاف لڑنے کے لیے مسلم افواج نہ بھیج دیں، تاکہ ٹرمپ کو ایران کے معاملے میں پھنسے ہوئے دلدل سے نکالا جا سکے۔ یہ بھی واضح ہے کہ حکمرانوں کے ترجمان اب اس رپورٹ کی تردید کرنے اور سوشل میڈیا اور ٹی وی اسکرینوں کو طویل و عریض جوازوں سے بھرنے میں مصروف ہیں۔

اے پاکستان کے مسلمانو!

آئیں، ہم ٹرمپ کے ایجنٹوں کے بیانیوں پر مزید بے نتیجہ بحث میں اپنا وقت ضائع نہ کریں، جبکہ شرعی احکامات بالکل واضح ہیں۔ اسلام کافر ریاستوں کے ساتھ اتحاد سے منع کرتا ہے، بشمول امریکہ کے، جو دوسری جنگ عظیم کے بعد سے مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن رہا ہے۔ جہاں تک مسلم ریاستوں کا تعلق ہے، تو مسئلہ مغرب کے ایجنٹوں کے ساتھ اتحاد کا نہیں، بلکہ تمام مسلم ریاستوں کو ایک ایسے خلیفہ کے تحت متحد کرنے کا ہے جو عالمِ اسلام کو مغربی استعمار سے ہمیشہ کے لیے نجات دلائے گا۔

ہمارے پاس ضائع کرنے کے لیے وقت نہیں ہے۔ ہمیں اپنی افواج کو 'فتنہ' کی اس جنگ میں جھلسنے سے بچانا ہوگا جس میں مسلمان مسلمانوں کا قتلِ عام کرتے ہیں، تاکہ امریکی صلیبی، یہودی وجود اور ہندو ریاست ہماری لاشوں پر خوشیاں منا سکیں۔

امریکہ کے ساتھ اتحاد سے دستبرداری کا مطالبہ کریں۔ امریکی اڈوں کے محافظ، محمد بن سلمان (MBS) کے ساتھ اتحاد سے دستبرداری کا مطالبہ کریں۔ مسلح افواج میں موجود اپنے ہر باپ، بھائی اور بیٹے سے رابطہ کریں۔ مطالبہ کریں کہ وہ غدار حکمرانوں کو ہٹائیں اور منہجِ نبوت پر مبنی خلافتِ راشدہ کے قیام کے لیے اپنی 'نصرت' (عسكري حمایت) فراہم کریں۔ حزب التحریر آپ اور آپ کی مسلح افواج کو دعوت دیتی ہے کہ کفار کے خلاف پانسہ پلٹ دیں؛ لہٰذا اس دعوت پر لبیک کہیں!

اقوامِ متحدہ ایک طاغوتی ادارہ ہے، جس کے پیچھے مغربی استعماریت چھپتی ہے

7 اکتوبر 2026ء کو پاکستان کی مسلح افواج کے شعبۂ تعلقاتِ عامہ (ISPR) نے بیان کیا: ”اقوامِ متحدہ کے سیکریٹری جنرل انتونیو گوتریس نے فیلڈ مارشل سید عاصم منیر سے ملاقات کی--- چیف آف ڈیفنس فورسز (CDF) نے عالمی امن کے لیے پاکستان کے عزم کا اعادہ کیا اور اقوامِ متحدہ کے امن مشنوں میں پاکستان کی خدمات کو اجاگر کیا۔“

https://www.ispr.gov.pk/press-release-detail?id=7808

تبصرہ:

پرتگال کے سابق وزیرِ اعظم اور اقوامِ متحدہ کے موجودہ سیکریٹری جنرل انتونیو گوتریس نے پاکستان کے آرمی چیف سے ایسے وقت میں ملاقات کی جب اقوامِ متحدہ کی سلامتی کونسل کے یورپی رکن ممالک، کثیرالجہتی عالمی اداروں (Multilateral Institutions) سے امریکہ کی وابستگی میں کمی کے بعد، خود بھی مشکلات سے دوچار ہیں۔

مسلم ریاستوں کو کسی بھی صورت اقوامِ متحدہ میں شریک نہیں ہونا چاہیے۔ یورپی ریاستوں کے اقوامِ متحدہ قائم کرنے سے بہت پہلے، انیسویں صدی میں کمزور اقوام اور علاقوں کو استعماری تسلط میں لانا تمام یورپی ریاستوں کے لیے باعثِ فخر سمجھا جاتا تھا۔ برطانیہ، نیدرلینڈز، جرمنی، بیلجیئم، فرانس، اسپین اور پرتگال—ان میں سے کسی کے نوآبادیاتی علاقوں کے لوگوں پر ڈھائے جانے والے مظالم میں کوئی بنیادی فرق نہیں تھا۔

جب دوسری جنگِ عظیم کا دور آیا تو دنیا بھر میں استعماریت کے خلاف ایک مضبوط عوامی رائے پیدا ہو چکی تھی۔ چنانچہ یورپی ریاستوں نے اقوامِ متحدہ کی آڑ میں اپنی استعماریت کو چھپا لیا۔ حتیٰ کہ فریب کاری کے ساتھ اقوامِ متحدہ کے منشور (UN Charter) میں عالمی استعماریت کے خاتمے سے متعلق دفعات بھی شامل کر دیں۔ عالمی رائے عامہ کے دباؤ کے تحت یورپی ریاستوں نے اپنی نوآبادیات کو بظاہر آزادی تو دے دی، لیکن استعماریت کی نئی شکلوں کے ذریعے اپنا تسلط برقرار رکھا، جن میں خود اقوامِ متحدہ بھی شامل تھا۔

اقوامِ متحدہ کی نگرانی میں کافر طاقتوں نے بارہا مسلمانوں کی سرزمینوں پر ایک کے بعد دوسری جگہ حملے کیے۔ پھر جب مسلمان قبضے کے خلاف مزاحمت کرتے ہیں تو یہی اقوامِ متحدہ انہیں "دہشت گرد" قرار دیتی ہے، تاکہ ان کے خلاف فوجی طاقت کے استعمال کو جواز فراہم کیا جا سکے۔ قرآنی نقطۂ نظر سے اقوامِ متحدہ ایک طاغوت ہے، جو قوانینِ کفر کے ذریعے مسلمانوں پر حکمرانی کرتا ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اقوامِ متحدہ سے علیحدگی کا مطالبہ کریں اور ایسی اتھارٹی کے قیام کے لیے جدوجہد کریں جو پوری امتِ مسلمہ پر اللہ ﷻ کی شریعت کے مطابق خلافتِ راشدہ علیٰ منہاج النبوۃ کے ذریعے حکمرانی کرے۔

بین الاقوامی قانون دنیا کی سرکردہ ریاست کو روکنے کا ایک یورپی آلہ ہے

7 اکتوبر کو ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان نے رپورٹ کیا، "اقوام متحدہ کو مضبوط اور احیاء کرنا ضروری ہے تاکہ قواعد پر مبنی بین الاقوامی نظم کو برقرار رکھا جا سکے اور ایسی دنیا کو روکا جا سکے جہاں طاقت کے زور پر حق تلفی ممکن ہو۔ امریکہ، چین اور اقوام متحدہ میں پاکستان کے سابق سفیر، سردار مسعود خان، اور آزاد جموں و کشمیر کے سابق صدر نے کہا۔"

https://www.app.com.pk/global/masood-khan-for-strengthening-un-to-preserve-rule-based-international-order/

مسلم ریاستوں کا موجودہ سیاسی ٹولہ اسلامی احیاء میں حصہ لینے سے قاصر رہے گا، اگر وہ بین الاقوامی قانون کے خطرے کو تسلیم کرنے میں ناکام رہے۔

بین الاقوامی قانون کی یورپی تشکیل سے پہلے، سرکردہ ریاست کے عہدے کے لیے مقابلہ بین الاقوامی قانون سے جڑے ہوئے سیاسی اقدامات کو بالکل بھی پیش نہیں کرتا تھا۔ بین الاقوامی قانون خلافت کی صدیوں کی توسیع کو روکنے کا ایک یورپی آلہ ہے، جب کہ اس کی فوج نے فرانس اور آسٹریا کے دروازے کھٹکھٹائے اور اسلام مشرقی یورپ کے لوگوں میں تیزی سے پھیل گیا۔

اس طرح بین الاقوامی قانون سے منسلک سیاسی اقدامات ابتدائی طور پر سرکردہ ریاست، خلافت عثمانیہ کے تسلط کو روکنے کے لیے تھے، اس طرح یورپی استعماری ریاستوں، خاص طور پر برطانیہ اور فرانس کے لیے گنجائش پیدا کر رہے تھے۔ جب کہ یورپی ریاستوں نے ابتدائی طور پر عثمانیوں کو روکنے کے لیے بین الاقوامی قانون کا استعمال کیا، اب وہ امریکہ کو اس کے جارحانہ استعمار میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں جو یورپی اثر و رسوخ کو ہٹا رہا ہے۔ لہٰذا یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کہ ٹرمپ اور اس کے 'امریکہ فرسٹ' کے حمایتی دھڑے نے جنوری 2026 میں 66 بین الاقوامی اداروں سے دستبرداری اختیار کرتے ہوئے اصول پر مبنی بین الاقوامی نظام کے ساتھ تعلقات منقطع کر لیے ہیں۔

یورپی سیاسی اشرافیہ اسلام سے اتنی ہی دشمنی رکھتی ہے جتنی کہ امریکی سیاسی اشرافیہ۔ مسلم دنیا کے سیاست دانوں، علمائے کرام اور کارکنوں کو خلافت کی بحالی کے لیے ایک پلیٹ فارم بنانے کے لیے بین الاقوامی قانون کی مذمت کرنی چاہیے۔ بین الاقوامی رسم و رواج کو احتیاط کے ساتھ برقرار رکھتے ہوئے، خلافت ایک طرف مسلمانوں کے خلاف ان کی دشمنی کی بنیاد پر ریاستوں کے ساتھ مشغول رہے گی، اور دوسری طرف اسلام کے لیے قبولیت، جیسا کہ اس نے صدیوں سے کیا تھا۔

انسانیت کو سرمایہ داری کی ہولناکیوں سے نجات دلانے کے لیے اسلام کے عدل کے پھیلاؤ میں کسی چیز کو رکاوٹ نہیں بننے دینا چاہیے۔

پاکستان کو مسجدِ اقصیٰ کی آزادی کے لیے امت اور اس کی افواج کے سیلاب کی قیادت کرنی چاہیے

7 اکتوبر 2026 کو برطانیہ کے وزیرِ اعظم نے اعلان کیا: "اسرائیل پر 7 اکتوبر کے حملوں کو تین سال گزر چکے ہیں... ہم 'دو ریاستی حل' کے لیے کام جاری رکھے ہوئے ہیں، جس میں اسرائیلی اور فلسطینی امن و امان کے ساتھ شانہ بشانہ رہ سکیں۔"

https://www.gov.uk/government/news/pm-statement-on-october-7th-attacks

کفار امتِ مسلمہ کے خلاف اپنے ظلم میں مسلسل سرگرمِ عمل ہیں۔ صدیوں تک یہودیوں پر مظالم ڈھانے کے بعد "عظیم" برطانیہ نے انہیں فلسطین منتقل کیا اور افریقہ میں موجود مسلم سرزمینوں کا رابطہ 'الشام' سے منقطع کرنے کے لیے وہاں ان کا تسلط قائم کیا۔

تاہم اللہ تعالیٰ نے ان کے ظلم کو انہی کے خلاف پلٹ دیا۔ غزہ نے یہودی وجود کی کمزوری کو بے نقاب کر دیا۔ یہودی وجود فضاؤں سے خواتین اور بچوں پر بمباری تو کر سکتا ہے لیکن آمنے سامنے کی جنگ میں مجاہدین کو شکست دینے سے قاصر ہے۔ غزہ نے یہودی وجود کے لیے مغربی استعمار کی کھلی حمایت کو بے نقاب کر دیا۔ غزہ نے ٹرمپ کے ایجنٹ اور پیروکار مسلمانوں کے حکمرانوں کو بے نقاب کر دیا، جنہوں نے امت کی افواج کو مسجدِ اقصیٰ کی آزادی کے اعزاز سے محروم کر رکھا ہے۔ اب امت بیدار ہو چکی ہے اور اپنے معاملات کی باگ ڈور سنبھالنے کے لیے تیار ہے۔

اے پاکستان کی مسلح افواج میں موجود خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے فرزندوں!

اے وہ لوگو جو اپنے مرکزی جنگی ٹینکوں کو 'سیف اللہ' یعنی خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے مبارک نام سے مزین کرتے ہو! کیا تم خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے وہ فرزند نہیں ہو جنہوں نے رومی کفار کے خلاف الشام کے مسلمانوں کی مدد کے لیے پہلے دورِ خلافتِ راشدہ کی فوج کی قیادت کرتے ہوئے پانی سے محروم 'سماوہ' کے صحرا کو عبور کیا تھا؟

ایمان، شہادت اور فتح کے متوالوں کے لیے فاصلہ کوئی رکاوٹ نہیں ہوتا۔ کیا اس وقت تمہارے دسیوں ہزار فوجی حجاز میں تعینات نہیں ہیں جو امریکی مفادات کے محافظ، محمد بن سلمان کے دفاع پر مامور ہیں؟ انہیں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے نقشِ قدم پر چلنے دیں تاکہ وہ الشام میں واقع مسجدِ اقصیٰ کی جانب پیش قدمی کریں اور تمام افواج و مجاہدین کو آپ کی عسکری قیادت کے تحت متحد ہونے کی ترغیب دیں۔

تو پھر آپ کس چیز کے منتظر ہیں؟ اپنی صفوں میں موجود ٹرمپ کے حامیوں کو ہٹا دیں اور دوسری خلافتِ راشدہ کے قیام کے لیے اپنی عسکری حمایت (نصرہ) فراہم کریں۔

حزب التحریر اس وقت آپ کی نصرہ کی طالب ہے، لہٰذا بلا تاخیر لبیک کہیں!

مسلمانوں کی افواج کو 'فتنہ' کی طویل جنگوں میں جھونکنے کے امریکی منصوبے کو روکیں

5 اکتوبر 2026 کو 'ڈان' نے رپورٹ کیا کہ "پاکستان، سعودی عرب اور ترکی مملکت میں فوجی دستوں اور صلاحیتوں کی فوری تعیناتی پر متفق ہو گئے ہیں۔ دفتر خارجہ نے پیر کے روز ریاض میں 'مکہ مشترکہ دفاعی معاہدے' کے تحت ہونے والے ایک ہنگامی اجلاس کے بعد یہ بیان جاری کیا۔"

https://www.dawn.com/news/2034893/pakistan-turkiye-saudi-arabia-agree-to-rapid-force-deployment-in-the-kingdom-under-makkah-pact

مسلم دنیا کے بارے میں امریکی اسٹریٹجک وژن یہ ہے کہ امریکی مفادات کے حصول کے لیے مسلم افواج اور وسائل کا استحصال کیا جائے۔ ایران کے مسلمانوں کو شکست دینے کے لیے امریکی فوج کی جانب سے زمینی کاروائی شروع کرنے میں ناکامی اور ایران کے علاقائی 'پراکسیز' کو شکست دینے میں یہودی وجود کی ناکامی کے بعد واشنگٹن اب مسلم حکمرانوں میں موجود اپنے ایجنٹوں اور پیروکاروں سے "ڈو مور" کا مطالبہ کر رہا ہے۔

جب تک ان قابض حکمرانوں کا افواج اور امتِ مسلمہ پر کنٹرول برقرار رہے گا، مسلم دنیا مسلمانوں کے مابین جاری 'فتنہ' کی جنگوں کی دہکتی آگ میں جلتی رہے گی۔ امریکی منصوبہ یہ ہے کہ مسلمانوں کی افواج کو طویل اور کم شدت والی فرسودہ کن جنگوں میں الجھا کر کمزور کیا جائے، تاکہ کسی بھی مسلم ریاست کو واشنگٹن سے آزادی حاصل کرنے سے روکا جا سکے۔ اس طرح واشنگٹن امریکی صلیبیوں، مغرب میں اپنے سرپرستی یافتہ یہودی وجود اور مشرق میں اپنے سرپرستی یافتہ ہندو ریاست کے غلبے کو محفوظ بنانے کا خواہاں ہے۔

اے مسلمانوں اور ان کے علماء! اپنی سرزمین، دولت اور جانوں پر ٹرمپ کے ایجنٹوں اور پیروکاروں کے تسلط کو توڑ ڈالیں۔ ہر قسم کے 'طاغوت' کے رد کا مطالبہ کریں، خواہ وہ ٹرمپ کے اتحاد اور بلاکس ہوں، یا وہ بین الاقوامی قانون ہو جس کی تاریخی بنیاد دعوت اور جہاد کے ذریعے خلافت کی مسلسل توسیع کے خلاف صلیبی مزاحمت پر رکھی گئی تھی۔

اے مسلمانوں کی افواج! اسلام نے مدینہ کے اوس اور خزرج کو اس مسلسل باہمی تصادم سے نجات دلائی تھی جس نے انہیں رومیوں اور فارسیوں کے مقابلے میں کمزور کر دیا تھا۔ اسلام نے انہیں ایک ایسی متحد عسکری قوت میں یکجا کر دیا جس نے فارس اور روم کی سرزمینوں کو اسلام کے لیے فتح کیا۔ غداروں کو اپنی صفوں میں سے ہٹائیں اور نبوت کے نقشِ قدم پر خلافتِ راشدہ کے قیام کے لیے اپنی نصرہ پیش کریں۔

حزب التحریر آپ کو پکار رہی ہے، لہٰذا لبیک کہیں!

پاکستانی فوج کے دستے مسجد اقصیٰ کی آزادی کے لیے کیوں استعمال نہیں کیے جا سکتے؟

2 اکتوبر 2026ء کو رائٹرز (Reuters) نے رپورٹ کیا: "پاکستان نے سعودی عرب کی زمینی سرحدوں کے دفاع اور ڈرونز و میزائلوں کو روکنے میں مدد کے لیے سعودی عرب میں 30,000 سے 40,000 فوجی تعینات کیے ہیں۔ پاکستانی حکام کے مطابق ان فوجیوں کی آمد گزشتہ سال شروع ہوئی تھی اور حالیہ کشیدگی میں اضافے کے بعد بھی جاری رہی۔"

https://www.reuters.com/world/asia-pacific/saudis-plan-assault-houthis-break-red-sea-chokehold-2026-10-02/

جب پاکستان کے حکمران امریکہ اور ایران کے درمیان جنگ بندی کرانے کے لیے اپنی نیندیں حرام کر سکتے ہیں، تو وہ اب یمن اور سعودی عرب کے مسلمانوں کو اس بات پر آمادہ کیوں نہیں کرسکتے کہ ایک مسلمان کی طرف اشارہ کرنے والے ہر ہتھیار کو توڑ دیں؟

جب پاکستان کے حکمران حجاز میں موجود دونوں مقدس مساجد کے دفاع کے لیے فوجی دستے بھیج سکتے ہیں، تو پھر اردن اور مصر میں فوجی دستے بھیج کر تین مقدس مساجد میں سے تیسری مسجد، یعنی مسجد اقصیٰ، کو آزاد کیوں نہیں کراسکتے، جو یہودی وجود کے مسلسل حملوں کی زد میں ہے؟

پاکستان کے حکمران اسلام کے مفادات کے لیے تو کیا، حتیٰ کہ نام نہاد "قومی مفاد" کے لیے بھی کبھی انگلی نہیں اٹھائیں گے، کیونکہ وہ ٹرمپ کے خدمت گار ہیں۔ متکبر ٹرمپ نے جب امریکی فوج کو ایران کے دلدل میں دھکیل دیا تو یورپ اور مشرقی ایشیا کی ریاستوں نے اس کی مدد سے انکار کردیا، کیونکہ وہ امریکی طاقت کو محدود کرنا چاہتی ہیں۔ لیکن پاکستان کے حکمران ٹرمپ کے حکم کے آگے سرِ تسلیم خم کیے ہوئے ہیں اور بزدل امریکی فوج کو بچانے کی تیاری کر رہے ہیں۔

مسلمانوں کے حکمرانوں کو چاہیے کہ یمن اور ایران کے مسلمانوں کو کافر قرار دینے کے لیے اپنے ترجمانوں کو متحرک کرنے کے بجائے حقیقی کفار، یعنی امریکی صلیبی قوتوں، یہودی وجود اور ہندو ریاست کے خلاف فوجی طاقت متحرک کریں۔ انہیں چاہیے کہ مسلمانوں کے درمیان فتنہ کی جنگوں کو ٹرمپ اور اس کی فوج کو بچانے کے لیے جہاد قرار دینے کے بجائے کفار کے خلاف جہاد کریں، تاکہ اللہ ﷻ کا کلمہ سب سے بلند ہو۔

اے پاکستان کے مسلمانو!

اپنی مسلح افواج کو حکم دو کہ فلسطین کو دریا سے سمندر تک آزاد کرانے کے لیے متحرک ہوں۔ جو بھی غدار ان کے راستے میں رکاوٹ بنے، اسے اقتدار سے ہٹانے کا حکم دو۔ اور خلافتِ راشدہ کے قیام کے لیے حزب التحریر کو نصرت دینے کا حکم دو۔

کافروں کے لیے مذمتی بیانات، مسلمانوں کے لیے گولیاں اور بم

3 اکتوبر 2026ء کو پاکستان کی وزارتِ خارجہ نے بیان جاری کرتے ہوئے کہا: "آج وزارتِ خارجہ میں بھارتی ناظم الامور (Chargé d'Affaires) کو طلب کیا گیا تاکہ 2 اکتوبر 2026ء کو بین الاقوامی سرحد کے ساتھ بدیان سیکٹر میں بھارتی بارڈر سیکیورٹی فورس (BSF) کے اہلکاروں کے ہاتھوں دو پاکستانی شہریوں کے قتل پر پاکستان کا شدید احتجاج ریکارڈ کرایا جاسکے۔"

https://mofa.gov.pk/press-releases/indian-charge-daffaires-summoned-over-killing-of-two-pakistani-civilians

ہندو ریاست محض بے معنی مذمتی بیانات سے مرعوب نہیں ہوگی۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے حکمرانوں کے کمزور ردِعمل ہی نے بھارتی حکومت کو خطے میں عدم استحکام پیدا کرنے کے لیے مزید شہ دی ہے۔

مئی 2025ء میں جب ہماری بہادر مسلح افواج نے بھارت پر برتری حاصل کی تو پاکستان کے حکمرانوں نے مقبوضہ کشمیر کو آزاد کرانے کا ایک اہم موقع ضائع کردیا۔ ان کمزور حکمرانوں نے اس کے بجائے امریکی نائب صدر اور امریکی وزیرِ خارجہ کے سامنے جھکنا پسند کیا، جب انہوں نے جنگ بندی کے ذریعے مودی حکومت کو بچانے کے لیے مداخلت کی۔

پاکستان کے حکمرانوں کی کمزوری سے حوصلہ پاکر مودی حکومت خطے کے مسلمانوں کے خلاف مزید جارحانہ ہوگئی ہے۔ اس نے پاکستان کے ساتھ پانی کی تقسیم کے معاہدے کو منسوخ کرکے ہماری زراعت کا گلا گھونٹنے کی کوشش کی ہے؛ بنگلہ دیش کو کمزور کرنے کے لیے سازشوں میں مصروف ہے؛ اور خود بھارت کے اندر مسلمانوں پر حملے کررہی ہے۔

اس کے باوجود پاکستان کے حکمران اسلام آباد میں امت مسلمہ کے دشمنوں کی میزبانی کی تیاریاں کرنے میں مصروف ہیں، جن میں بھارت بھی شامل ہے، اور یہ سب شنگھائی تعاون تنظیم (SCO) کے پلیٹ فارم کے تحت کیا جارہا ہے۔

وہ ٹرمپ کے ایجنٹ کے طور پر بھارت کی قیادت میں ایک ایسا بلاک تشکیل دینے کی کوشش کررہے ہیں جس کا مقصد چین اور مسلمانوں کا مقابلہ کرنا ہے۔ ان کا کردار ہر اس مسلمان کو دبانا ہے جو امریکہ کی بالادستی کے خلاف مزاحمت کرے۔ اس وقت وہ افغانستان کے مسلمانوں پر فعال طور پر بمباری کررہے ہیں، یمن کے مسلمانوں سے جنگ کی تیاریاں کررہے ہیں اور ایران کو مرعوب کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔

پاکستان میں ٹرمپ کے ایجنٹ ان کافروں کی جارحیت کا وہ جواب نہیں دے رہے جس کا دین تقاضا کرتا ہے۔ صرف خلافت ہی ہندو مشرکین کو اس جارحیت کا مناسب اور مؤثر جواب دے سکتی ہے، اور وہ جواب مقبوضہ کشمیر کی آزادی کے ذریعے دیا جائے گا۔ یہ پورے برصغیر کو دوبارہ دارالاسلام میں شامل کرنے کی جانب پہلا قدم ہوگا، جیسا کہ صدیوں تک یہ خطہ دارالاسلام کا حصہ رہا ہے۔